جلد ۱۲	بمبئی پنجشنبہ ۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ جولائی ۱۹۰۷ء	نمبر ۲۳

مقدمۃ الجیش

خانبہادر قاضی عزیز الدین کی شکست

یہ بات مسلم ہے [illegible] امیر [illegible] جو [illegible] کرنے کے [illegible] اور سرکار کے خیر خواہ خانبہادر قاضی عزیز الدین صاحب [illegible] [illegible] اس وقت [illegible] قاضی صاحب [illegible] خیر خواہی اور [illegible] روم اور لندن [illegible] گورنمنٹ کی [illegible] [illegible] تھی [illegible] کا اطلاق ہو سکے [illegible]

امپیریل وارڈ [illegible] ... ...

معصوم بچہ یا آسمانی فرشتہ

کیونکہ ہر قسم کے عیوب سے پاک صاف ہے۔ یہ ایک شخص کہ محض زبانی شکریہ پر ٹال دیا امیر صاحب کے لئے کافی تھا۔ لندن کی کورٹ میں نصف شب تک [illegible] نے قاضی صاحب کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ [illegible] خطاب [illegible] عطا ہوگی۔ [illegible] تک پڑا۔ اب کوئی بتائے کہ قاضی صاحب ایسے اوڑھتے پہنتے یا بچھاتے۔

خیر صبر و شکر کے منہ لگائے ہوئے ہمارے قاضی صاحب واپس آگئے مگر یہ روحی صدمہ ایسا تھا کہ اپنا اثر دکھلا گیا [illegible] خود امیر صاحب [illegible] متاثر نہ ہوتے [illegible] [illegible] قاضی صاحب کے ساتھ امیر صاحب [illegible]

ہمارے ملک معظم کی سالگرہ

کا تہوار تمام ہندوستان بھر کے عموماً اور [illegible] پارٹی کیلئے [illegible] یوم العید ثابت ہوا۔ امیر صاحب بھی تاک ہی لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ ادھر ملک معظم کی سالگرہ کے [illegible] امیر صاحب نے [illegible] قاضی صاحب کے [illegible] گرمی [illegible] کی۔

خیر شکر ہے قاضی صاحب کے [illegible] ایک ایسی [illegible] ساری شکایتوں کا [illegible] ہوگئی۔ ہم تو جانتے ہیں کہ قاضی صاحب کے [illegible] قاضی صاحب کی تمام [illegible] ہو جاتی۔

سمند ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا

بر بیان بیشتر مملکت فارس کی اندرونی حالت کا
صحیح اندازہ لوگ نہیں کر سکتے مگر اندرونی کارروائی
ایسی ہو رہی ہے جس سے بہ خوبی معلوم
ہوتی ہے کہ ملکی معاملات پر اوس کے خوف کا
اثر کا ہوا یقین ہو جاتا ہے۔ آجکل ایران
کی جو مخدوش حالت ہو رہی ہے وہ ظاہر
ہی ہے۔ رعایا میں عام طور پر بے چینی پھیلی
ہوئی ہے اونکے دماغ میں یہ خیال بے طرح
طور پر جاگزین ہو رہا ہے کہ ہم شاہ وقت
پر کسی طرح کا اعتبار نہیں کر سکتے اس
لئے کہ ایسی خود مختار حکومت میں بادشاہ
او سپاہ و سلطنت کا پورا اختیار حاصل
ہو سکتا ہے۔ اور وہ جو کام کریگا پہلے
صرف اپنا فائدہ اوسکے مدنظر ہوگا یہی
وجہ ہے شاہ ایران بہت ہی مشتبہ نظروں
سے دیکھا جا رہا ہے۔ اب تک رعایا کو
زیادہ سر اوٹھانے کا موقعہ نہیں ملا تھا
اسلئے کہ اون کی جبری قوت کے کچلے
ہوئے شیرازہ کا باندھنے والا کوئی نتھا
گو خود خاندان شاہی کے اراکین کی
مخالفت بہت ہی کمزور ہے۔ پھر بھی مشکل ضرور
ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہی بہت
ہے رہتا۔ حال ہے کہ جانی کی سرگرمی کو
ملی پر وہ زیادہ اوجیل کرو کرنے لگے
اور جن لوگون سے اس باغی بھائی
کا ساتھ نہیں دیا ہے۔ وہ بھی اس
امید پر زیادہ اونکا اضطراب کرتے
ہیں کہ اگر بادشاہ نے جابجا حقوق کا
کوئی خیال نہیں کیا اور ضابطہ شکایتہ مگر بہی

داخل دفتر کر دیا

زبردست تخت پر سے اوتار کر اوس کے
بھائی کے سر پر تاج رکھ دینگے۔ اور
سچ پوچھئے تو زیادہ خوفناک یہ لوگ
ہیں انہیں برادر شاہ سے کوئی ہمدردی
نہیں بلکہ اوس کے سخت مخالف ہیں۔ مگر
بادشاہ پر دباؤ ڈالنے کا انہیں اچھا
موقعہ مل گیا ہے۔ ایسی حالت میں شاہ
ایران کو یہی لازم تھا کہ ہر کام میں
رعایا کی دلدہی صرف ملحوظ خاطر رکھتے۔
مگر خدا جانے سلطنت ایران کا ستارہ
اقبال کچھ ایسا روبزوال ہے کہ آئے دن
جو اسکی اور سلطنت کے درہم برہم ہوجانے
کا نیا نیا رستہ نکلتا آتا ہے۔ اس سلطنت
نے ایک عرصہ تک ایران کی ترقی و
بہبودی کے لئے بہت کچھ سر مارا۔ مگر
اوسکی تمام کوششون کا ایسا اولٹا
اثر ہوا کہ رعایائے ایران اونکی سخت
دشمن ہو گئی۔ اور اب ان کے نام سے
اونہیں نفرت ہو گئی ہے۔ شاہ ایران
نے شاہی خاندان کے اراکین میں صلح
پیدا کرنے کے خیال سے یا اور کسی
مصلحت سے امین السلطنت کو عہدۂ وزارت
سے ممتاز فرمایا ہے۔ اس بااختیار
عہدہ پر ایسے شخص کی تقرری موجودہ
حالت برہمی میں بہت ہی خطرناک ہے۔
اور اسنے بہت دنوں میں اور اضطراب
پیدا کر دیا ہے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ
آئندہ اسکا کیا نتیجہ ہوگا۔ امین السلطنت
نے جب ... ...

مجلس شوریٰ کے صدر سے ملاقات

کی۔ تو گو اوسنے شاہی رعب کے دباؤ سے
صاف طور پر اون کی تقرری پر کوئی
ناراضی ظاہر نہیں کی۔ مگر اوسنے یہ
کہا کہ شاہ مملکت پناہ پر ہمیں پورا
اعتبار ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اونکی
ہر کارروائی فلاح ملک پر مبنی ہوتی ہے
اس لئے آپ کی تقرری پر ہمیں بڑی
خوشی حاصل ہوئی۔

یہ الفاظ گو ظاہر طور پر رعایائے
ایران کے خیالات کی تائید نہیں کرتے
مگر اون کی مخالفت کی جھلک ان میں
نظر آ رہی ہے۔ اور بالفرض یہ بھی
تسلیم کیا جائے کہ مجلس شوریٰ کے
صدر کو اس تقرری سے اتفاق ہے
پھر بھی عام رعایا کے خیالات کو یہ
کسی طرح بدل نہیں سکتے اسکا نتیجہ
یہ ہوگا کہ مجلس رعایا کے تمام اراکین
جو رعایائے ایران کے ہم آہنگ ہیں
ہر ملکی امر میں امین السلطنت کی مخالفت
کرینگے۔ اور اس کشمکش میں ملکی ترقی
ضرور معرض خطر میں پڑیگی۔

زیادہ افسوس ایران کی شومی
طالع پر اس وجہ سے ہے کہ اندرونی کشمکش
اور پیچ پیچیون کی وجہ سے اب اسے دوست
دشمن میں تمیز کرنے کی قوت نہیں رہی۔
انقلاب پسند لوگ شہ پاکر اور دلیر ہو رہے
ہیں تو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ دوسری
کوئی زبردست سلطنت اونکی حامی ہے جو
اپنے ذاتی فوائد حاصل کرنے کے لئے ایران کو

ہندو اور مسلمانوں کا اتفاق

آجکل اکثر لیڈر اس ملک اس امر کے ساعی نظر آتے ہیں کہ کسی طرح ہندو اور مسلمانوں میں اتفاق ہو جائے۔ اور آپس کی کشش کا نام و نشان بھی نہ رہے۔ کیونکہ ہندوستان کے اصلی باشندے یہی دو قومیں ہیں جو ہمیشہ سے ایک دوسرے کی مدد و معاون ہیں۔ اور انکا آپس میں چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ اور بغیر ایک دوسرے کی شرکت کے کسی امر میں ترقی کرنا محال ہے۔ لیکن افسوس وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ع این خیال است و محال است و جنون :: ہم کہتے ہیں کہ ان کی یہ کوشش بالکل رایگان اور فضول ہے۔ کیونکہ حالت موجودہ سے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ ان دونوں میں اگر اتفاق ہونا محال نہیں تو ناممکن ضرور ہے اسلئے کہ اوس وقت تک ان میں اتفاق ہو نہیں سکتا جب تک کہ ہر ایک کے دل میں ذاتی بھلائی کو چھوڑ کر خیر خواہی قوم کا خیال پیدا نہ ہو۔ اور یہ اس وقت مشکل ہے۔ کیونکہ قوم ہنود کبھی یہ نہیں چاہتی کہ اون کے مقابلہ میں مسلمانوں کو عروج ہو۔ اونکی خواہش ہمیشہ سے یہی ہے۔ کہ جو کچھ ہو صرف ہمارے لئے ہو۔

تقسیم بنگالہ پر جو بنگالیوں نے دیکھا کہ مسلمانوں کا فائدہ ہے تو وہ بھی سنبھال سنبھال کر وہ اوچھل کود مچائی کہ آجتک اور وہ شور و شر مچایا کہ جس کی

کچھ انتہا نہیں

وہ یہ سمجھے تھے کہ گورنمنٹ ہماری اس چیخ پکار۔ اور اُچھل کود سے ڈر کر تقسیم بنگالہ کو منسوخ کر دیگی لیکن جب گورنمنٹ پر اس بانگ بے ہنگام کا کچھ اثر نہوا تو سودیشی کے پردہ میں مخالفت کا بازار گرم کیا۔ مگر جب ادھر سے بھی ناکامیابی ہوئی تو بیوقوفوں نے علانیہ اظہار مخالفت کرنا شروع کر دیا۔ مگر بھلا شیر دل گورنمنٹ کب ایسی گیدڑ بھبکیوں میں آنیوالی تھی اوس کے کان پر جوں تک نہ رینگی بنگالیوں کی دیکھا دیکھی پنجابیوں میں فساد کا مادہ پھوٹ نکلا۔ اور وہ بھی جا بجا وہی کہا کر تو نہ پر ہاتھ پھیرنے اور گورنمنٹ کی مخالفت کرنے لگے لگر یہ نہ خیال کیا کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ جب تک زبانی جمع خرچ رہا۔ اوس وقت تک تو تجربہ کار گورنمنٹ بھی خاموش رہی مگر جب دیکھا کہ اون کی بیچینی حد سے متجاوز ہوتی جاتی ہے تو فوراً اس مواد کے پھوڑے میں نشتر لگا دیا۔ جس سے وہ تمام مواد بہہ گیا۔ اور بالکل آرام ہو گیا۔

ہندوؤں نے جب دیکھا کہ ہمارے بنائے کچھ نہیں بنتا۔ اور ساری کی کرائی محنت رایگان گئی۔ تو ہمارے بھولے بھالے مسلمانوں کو دام تزویر فریب میں پھانسنے اور طرح طرح کے اسرار پڑھا کر گورنمنٹ کی مخالفت پر آمادہ کرینگے تجربہ کار نہیں مگر تو مسلمان

ناشکرے اور ناحق شناس

تو تجھے نہیں جو اون کے بہکانے میں آکر اپنی رحم دل گورنمنٹ سے بغاوت کرتے جب ادھر سے بھی ناکامیابی ہوئی مسلمانوں کے ستانے پر آمادہ ہو گئے۔ اور انکو طرح طرح کی ایذائیں پہنچانے لگے کہیں انکی ذات پر حملہ کرنا شروع کر دیا اور کہیں اون کے مذہب پر۔ افسوس کیا اسی کے معنے اتفاق ہے کہ ایک طرف تو انکو دام تزویر میں پھانسنے کی تدبیریں کی جا رہی ہیں۔ اور دوسری طرف انکو خستہ دلوں پر نمک مرچ چھڑکا جاتا ہے۔ یہ وہ قوم ہے جسنے اپنوں کا تختہ کر دیا۔ پھر بھلا یہ دوسرے کی کب ہوگی چنانچہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کے گرفتار ہوتے ہی دودھ کی مکھی کی طرح اون کو نکال کر پھینک دیا۔ افسوس جنہوں نے ان کے واسطے گورنمنٹ کی مخالفت کی۔ بال بچوں سے چھوٹے جلاوطن ہوئے۔ جب یہ انہی کے نہوئے تو دوسروں کے کیونکر ہو سکتے ہیں۔

ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ہرگز ہرگز ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر گورنمنٹ کی مخالفت نہ کریں۔ ورنہ یاد رکھیں ورنہ یاد رکھیں کہ سر پر ہاتھ رکھکر روئیں گے۔ اور پچھتائیں گے۔ اور جو کچھ اسوقت ہمیں بہ تحت گورنمنٹ کی نظروں میں ہے وہ بھی جاتی رہیگی اور پھر کہیں کے نہ رہینگے اور وہ مصرع انکے حسب حال ہوگا ع نہ خدا ہی ملا

خدائی ٹیکس

مسلم ہندوستان اور ہندوستانی نحوست کا شمار ٹیکس یا محصول میں سمجھنا چاہیے کہ جس کا نام ہی نہیں لینا چاہیے۔ ہندوستانی دن رات طرح طرح کے مصائب کا شکار بنے رہتے ہیں۔ حکام سرکار کی سختیاں جیسی [illegible] ہیں کہیں میونسپل کے نئے ٹیکس کے بوجھ سے لدے جاتے ہیں۔ خیر ان سب باتوں کو تو آدمی برداشت بھی کر سکتا ہے لیکن خدائی ٹیکس ایسا ہوتا ہے کہ جو کسی طرح برداشت نہیں ہو سکتا۔ ناظرین حیران ہوں گے کہ یہ کون سا ٹیکس ہے۔ لیکن یہ خدائی ٹیکس کیا ہے ہم آپ کو بتاتے ہیں۔ [illegible] نے سب سے پہلے ہندوستان پر [illegible] کا ٹیکس لگایا۔ ٹیکس جب دیکھا اس سے خاندان کے ملک الموت بھی نہیں بچ سکتا خواہ سیر طاعون ٹیکس اور [illegible] پورا ہو کر رہا۔ لیکن ایسے ایسے جبری ٹیکسوں سے وہ خزانہ پورا ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت [illegible] نے [illegible] وصول کر کے خزانہ میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ کوئی اور صورت [illegible] نکالنی چاہیے۔ فوراً اور سیر عدالت [illegible] سے حکم صادر ہوا کہ ہندوستان [illegible] ہے اس پر [illegible] کا ٹیکس اوا کر دیا جائے۔ سنا ہے یہ خدائی ٹیکس [illegible] ہندوستان پر جاری ہو رہا ہے۔ چنانچہ چند روز سے [illegible] پر عمل درآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ سب سے پہلے [illegible] ایک جاپانی [illegible] کلکتہ میں [illegible] اور جیسا [illegible] ہو گیا [illegible] صورت پر عمل کیا گیا [illegible]

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اے قوم والے قوم کے نعرے لگانے والے اور قومی راگ مغربی ساز پر الاپنے والے بزرگ مولوی رفیع الدین صاحب بیرسٹر کی قابلیت پر اس وقت ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس کے لئے ہم ٹھیکہ نہیں لیتے مگر مدراس مسلم سوشل لیڈرز پر بپوٹ کرنا پڑا وہ ایک ایسا اخلاقی گناہ ہے کہ جس کا کفارہ ہی نہیں اس لئے ہم آپ کا پبلک پر مولوی صاحب کی وہ اخلاقی فرد گزاشتیں ظاہر کر دیتے ہیں جنکا لکھنے کا سلطان الاخبار میں ہم نے وعدہ کیا تھا۔

جب وصولی کا کارڈ انجمن ضیاء الاسلام کی طرف سے جلسہ کی سالگرہ کی تقریب کا ہمارے نام آیا تھا اور اس میں یہ دیکھ کر مولوی رفیع الدین صاحب صدارت کی کرسی کو زینت دیں گے ہمیں بے حد خوشی ہوئی اور ہم خوش تھے کہ بعض مغربی تعلیم کے دلدادہ بھی علاوہ قومی کاموں کے دینی جلسوں سے بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہمارے اس خیال کی تصدیق مولوی صاحب کے نام کے ساتھ لفظ مولوی سے اور بھی ہوتی تھی مگر ہم اپنے خیال کی غلطی ہمیں ڈائننگ ہال میں بیٹھ کر فوراً ہی معلوم ہو گئی۔ [illegible] ہندوستانی نہیں بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اسلامی طریقہ سے فرش پر کھانا کھایا جاتا ہے [illegible] محمدن کے دماغ میں صدر انجمن کا خیال بسا ہوا۔ اور تعداد میں محمدن [illegible] مشغلہ اور دوسرا [illegible] پارٹی میں خود ... ...

لیڈی منٹو کی مہمان نوازی

کا وقت ہو گیا ہوا تھا۔ کھانا دسترخوان پر چننے کے دس منٹ بعد تک بھی ہم کرسی پر پیر پھیلائے بیٹھے آرام کرتے رہے تا کہ ایک اسلامی انجمن کے آپ اور سرور پریسیڈنٹ بنائے گئے تھے مگر آپ سے کسی نے یہ عرض نہیں کیا کہ تیار ہے کا ادب کرنا۔ کھانا پہنچے اور مولانا ناصر ناظرین کے تمام کرسی پر رونق افروز۔ یہ رنگ دیکھ کر پہلے تو ہمارا خیال ہوا کہ شاید پریسیڈنٹ صاحب کرسی ہی پر بیٹھ کر بھی تناول فرمائیں گے اور ان کے لئے عام مسلمانوں سے علیحدہ ان کے عہدہ کے لحاظ سے ایک میز لگائی جائیگی مگر ہنر مسلموں کی استدعا پر پریسیڈنٹ صاحب نے اپنی جگہ سے جنبش فرمائی اور عام مسلمانوں کے ساتھ فرش پر بیٹھ کر کھانے میں شریک ہو گئے۔ ہم سمجھتے تھے کہ ہمارے سحر بیانی آزاد [illegible] منشی صاحب پریسیڈنٹ صاحب کو کھانے کے ادب کے لئے ضرور توجہ دلائیں گے مگر افسوس وہ بھی پریسیڈنٹ صاحب کی مولویت اور بیرسٹری کے اثر پیر میں پڑ کر اس اخلاقی اور مذہبی فرض کو نہ ادا کر سکے۔ ہمیں امید ہے کہ مولوی صاحب اپنی فرد گزاشتوں اور لغزشوں سے متنبہ ہو کر آئندہ احتیاط سے کام لیں گے۔ اور ایک اسلامی انجمن پر اپنی ذاتی کمزوری کی وجہ سے کسی قسم کی بدنامی کا دھبہ لگانے دیں گے جب مولوی اور

[illegible]

آسمانی انجنیرنگ ڈپارٹمنٹ

آسمانی گورنمنٹ کے کارکنون کی نسبت ہم کیا تمام دنیا کا خیال تھا کہ وہ اپنی ڈیوٹی نہایت سرگرمی اور ہمیشہ مستعدی سے ادا کرتے ہونگے مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ بدقسمتی سے انتظام جدید کے کاہل حد سے زیادہ ہو رہے۔ عجب قسم کا گڑبڑ کھاتا نظر آن پڑ رہا ہے۔ کوئی تاوہ بے مذاق ہے۔ نہ منہ بولا۔ غرض قدرت کے انتظامات بھی کچھ عجب طرح بہت مین بگڑتے ہوئے ہین وہان کا تو یہ عالم۔ اور یہان زمین کی خلقت اگر ذرہ بھر کا قصور۔ نئی تعلیم کا اوتار چڑھاؤ مغربی خیالات کا دور دورہ بجلی کیسے بیشتی سنا ہے اور معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ عنقریب ایک عرضداشت بخدمت حاکم الحاکمین ایشیائی شاعرون کی شکایت مین عالم بالا کو روانہ ہونے والی ہے جس مین ایشیائی شاعرون کی خشتی الغضبی کا ذکر ہوگا اور دکھایا جائیگا جنہون نے دل بغض قلبی عداوت سے بڑے آسمان کو اس کرس کر چھلنی کر دیا۔ مگر اب پوچھو تو بیچارے ایشیائی شاعر ایک بھی ہوئی صرف بیٹھے۔ بجلیا ہی ہے بمبئی کی کثرت باران نہ شاعر اشہار ہونے کا سبب ہے اور نہ مشرقی شعرا کے رسالے کا ملنے کا نتیجہ بلکہ اگر انصاف کے گلے پر کند چھری نہ چلائی جائے تو یہ سارا قصور عالم بالا کے انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ کا ہے کہ جنہون نے بجٹ بنتے وقت ایسا زبردست فرو گذاشت کی کہ امر سند کی مین کوئی رقم ایسی نہ رکھی کہ جس سے آسمان کی بھی لیپ پوت اور کھدائی ہو جایا کرتی پھر چلا

کہانتک نہ ٹپکے

کہان تک درست طلب شود۔

کاش! مسٹر اول چندر وزے کے واسطے نور تبدیل آب و ہوا ہی پر روانہ ہو جاتے اگر کے ایک چکر عالم بالا کا بھی لگا آتے تو زمین کی خلقت کیسی مشکور ہوتی۔

پردۂ دنیا پر اگر انہون نے بٹ ہی بیچا دیگر شہرت اور نیکنامی حاصل کی بھی تو کیا مزہ تو جب ہے کہ اپنی فلسفانہ منطق اور جادو بیانی سے فرشتون پر بھی سکہ بٹھا دین اون سے بھی چھکے چھڑا دین۔ تب البتہ لطف ہے۔ خیر وہ اگر چندے اور یہی حالت رہی تو زمین کی بعض گلیان اچھی خاصی تالاب بن جائین گی۔

بمبئی کی بارش مین عجیب گھٹی ہے کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہ۔ ایک دفعہ پانی جو برسا تو بلا مبالغہ چار منٹ مین گلا تیار ہو گیا۔ گھوڑے تو پہلے آدمی نکلے جیسے واپس جاتے جاتے بلیدارون مین داخل بہتر ہو۔ اگر کارپوریشن کے ممبر تھوڑی دیر تک روزانہ ایسے راستون پر ٹہلائی جایا کرین۔

ہمارے نزدیک زیادہ مناسب ہوگا اگر گورنمنٹ ان کو خطاب دیتے وقت برسات مین دورہ کا علم مین ٹہلانا لازمی کر دے گر کچھ تو ہو گر خطاب کے ہوسکے کیا ہے اگر کچھ اور بھی تجویز کیا جائے تو انکو بھی حصول خطاب کیلئے کوشش منظور کرینگے۔ خاکسار گورنمنٹ اب یہ حکم دیدے کہ وہ ممبران کارپوریشن جو خود غرضی اور آرام طلبی کو اپنی زندگی کی غایت سمجھے ہوئے ہین

بمبئی کے میونسپل مدرسے

ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ کارپوریشن کے دو کرسی نشین ممبر جن کو مسلمان ہونیکا بھی دعویٰ ہے قومی لیڈر بننے کی بھی کوشش کرتے ہین وہ یہ چاہتے ہین کہ رنگ ریار مر کہین یہ سپر بھی مرتے ہین کہ گورنمنٹ سے کوئی خطاب مل جائے۔ اون کی عزت اور حقیقی توقیر کے حاصل کرنیکی کوشش کیون نہین کرتے کہ جو قوم کے دلمین ایسا گھر کرے کہ بتین کسی دنیوی اعزاز کی پیر ضرورت ہی نہ رہے گجراتی روزانہ ہمعصر اخبار اسلام نے جناب کو میونسپل سکولون کے جمعہ کی تعطیل کی طرف توجہ دلائی ہے۔ شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ اپنے خود ہی نقص کیطرف آجتک کسیکو خیال نہین ہوا۔ ہم خوش ہین کہ ہمارے ہمعصر نے اس مضمون کو چھیڑکر اپنی اسلامی حمیت کا اچھی طرح ثبوت دیدیا ہے۔ ہمین دیکھنا ہے کہ ہمارے قومی ممبر و ممبر اسکی طرف کہانتک توجہ کرتے ہین۔ جمعہ کی تعطیل کی اہمیت دنیا سے چھپی ہوئی نہین ہے۔ کون مسلمان ایسا ہوگا جو اس دن کی عظمت و بزرگی کو ثابت کرکے اور اپنے جائز حقوق کے حاصل کرلینے مین اغماض کریگا۔ ہم یہہ تو ابھی نہین کہہ سکتے کہ ہم کلیۃً اپنے ہمعصر کی تائید کرتے ہین مگر اسمین شک نہین کہ اسکی تحریک ہماری مزید اور غور طلب ہے۔ ہم بوجوہ اپنی تفصیل رائے آئندہ اشاعت مین ظاہر کرینگے لکھتے ہین۔ اس درمیان مین ہمین خود خود طبیعتون کا اچھی طرح اندازہ ہو جائیگا۔

معرکہ آرائی

نسخہ طب نباتات

مسٹر اڈیٹر صاحب قرتیق بہادر۔ دام عہدہ مادام دن سوا سالانہ۔ السلام علیکم مزاج شریف ناک مبارک کان شریف دن گرمی اور نفس شریف۔ اونہہ بیلنے نہا سے مرایف۔ زکی کیا بنی سو لیف۔ واللہ کیا جان دیا ہے۔ ارے برف کے پانی کا ایسا پیشاب سر کھو بہی دیا کہ سوداگران دہلی خلق کی طرح بے کے بجائے رہ گئے۔ تو صاحب بڑی بکنی بیٹی لمبی چونچ ناک لگا کر دو زاست کی کرتت کا کر ایہ زمانہ دکھا جانے۔ ایسے ایسے کیمپ کے شور و چیخ اور منتظمین (مہران) کا اعتبار کون بیچرو اکرتا ہے۔ اپنے آپ ہی تو سانے قائم کرتے ہیں۔ اور جب بات قبضہ سے باہر نکل جاتی ہے تو ہر شہر والون کو اونہی سے سیدہی پرچہ مارکر خورشنے درخواست کرتے ہیں۔ ب درخواست صاحب بہادر کی خدمت میں پیش ہوئی تو صاحب بہادر نے بے خیال کر دیکھ دوا۔ آخر یہ سو چا گیا اب اطم لکھنا چاہئے ہے کہ صاحب مرے گرو ہٹی ہوئے۔ اون کی منصفی میں یہ بات آئی کہ شہر ال بتا با لکھ جاری ہے۔ اگر اس وقت بالکل ہی درخواست نامنظور کی تو یہ بیٹو کی جھاڑنے ہی تو آئین گے بیچنے سے۔ پہر بین چند ہیکرے الگ نکالے ناکہ شہر میں بھونچال آئے۔ اور حکم لکھ دیا کہ وہ تنگ اراضی قطعہ سابق کے نیا ختے جدا کرنے کی اجازت ہے۔ جس ہو

اب بتاؤ صاحب بہادر کا کیا قصور ہے۔ اب ان تو اہل شہر کی پہر میننے کی طرفداری کی اب ہی سوداگرون کی قسمت ہے تو جہان تک ہوسکا صاحب بہادر کے شکرئے میں پیشانی زمین کرو گہرا یا۔ مگر کیا ہے سوداگرون کے منہ ابی ہو سے اور سربے ہوئے ہیں۔ اور انکو الیے (نسخہ نباتاتی) کسی قبرستان یا مرگھٹ میں سے ہاتھ لگ گیا ہے جس بشیر سے آرہی ہے اسی سے آرہی ہیں۔

پنچ ہوسکی ایسا مجرّب کیا نسخہ تو ہمین بھی بتاؤ۔ لا حول ولا قوۃ۔ مجرّو نہیں۔ اچھا پوچھا۔ اسے حضرت مجرّب نسخہ۔ چیخ۔ ٹھیک ہے سمجھ گیا۔ مجرّب پہنچے نجرّب کی جمع شاید کوئی کارخانہ کہرا ہوگا۔ الٰہی اور نے جو ان ہم بران معاف فرمائے اور اپنی سمجھ کی گمراہی کو معاف کر دے۔ بے تحاشہ میں لپیٹ لپاٹ دے مند وقت موم و حمل کرنے تا کو مقل کو رنگ نہ لگے۔ بس بس بس نہیں بتائین گے۔ ہرگز نہیں سنائین گے۔ ورنہ پانچ چہ پچاس نامردان کو ہی اکٹھا کرکے لاؤ گے تب ہی نہ فرماؤ گے۔ لکو معلوم نہیں کہ آجکل کستقدر مرد ہی پڑ رہی ہے۔ مرغ کی چربی ہی تو مین آرہی ہے۔ مسٹر۔ کر دیا۔ دو سیر کا ڈاڑہی چوٹا تک رہ گیا۔ دو سیر بھی تم مجرّب کا مجرو۔ اور جناب سمجھتے ہو خیر۔ اونہہ ڈاڑہی استرے مذاق کرتے دو اور نئی بیاری عقل کو مشورہ سے کام میں لاؤ۔ اچھا تو سنیئے۔ اس معاملہ میں تم کیا سمجھے بہی ہم تو بیگمین سمجھے۔ ہمین ہی کیا۔ مرد مرا بھی گہر ہی بیگمین رہ گئیا ہے۔ دیکھ صفا صفائیات بہ بہے سو گرجا ان ہی کی جانے جا۔ مگر ہان ہو ہے۔ پانچ خوش جہرا جو روپی جتہ پہ مجتمع

کر دی۔ کیا باتون میں اوڑا دیا ہے۔ وہ نسخہ تو بتاؤ۔ یا یہ بہی ڈیڑھ اینٹ کی چننے گئے تم بہی ہاتھ دہو کے پیچھے پڑ گئے۔ اچھا سنو نسخہ یہ ہے کہ ۲ ماہ تک تو کمیٹی کسی سے ۲ نہیں لا سکتی نہیں ہے۔ اس عرصہ مین تحت زہ بچانے کی کوشش کرو۔ بعد چہ ماہ کے جب ہیرو چند ٹیکس تحت کا طلب کرینگے تو ہر تحت بلکہ دو تک دو کان کے اور بتا کر مہر کر لیجائین گے اور بہنے لپیٹ جائین گے۔ چاہے کمیٹی ٹیکس میں دو برقی اور جا گیر تک اونار لیجاوے مگر سوداگر و چند ٹیکس دینے والے نہیں۔ اونکا تو خیال یہی ہے جزری ہا سیک کری بجائے اونکے یہ پہلے سنا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے چند اشخاص کمیشن پہ واسطے دریافت حال شہر دیہر وجات میں آئین گے۔ اسلئے کہ کیا سبب ہے کہ سب جگہ شورش اور بغاوت کا خیال اور ہلچل مچ رہی ہے۔ اگر واقعی اونہون نے اسی طرح عرض کیا۔ کہ رعیت کو تکلیف اور چیخ پکار کس وجہ سے ہے تو ہیرو کمیشنون کی بن رہ جائے گی۔ تعجب نہیں کہ آئندہ کے ٹیکس پر زیر تجویز ہیں کمیٹی کرنے پاتے۔ مسٹر پنچ لاؤ اتبہ کہو کیسی کہی۔ اگر نسخہ مجرّب ہو تو درو رق کا دونہ بان ہمراہ شیر گندہ برونہ فوزہ نوش نمایند۔ ہرگز دست دے نشود۔ نسخہ تین پیسے کا ہے عمل کر دگے فائدہ ہوگا۔

راقم آپکا نامہ نگار جلد دونہ دہلی

شاعر کا عجیب خواب

از سید محمد حسن۔ احسن قادری جہالوی ہیرپال اسٹیل سٹیل

دیکھا میں نے یہ لیٹے سوگیا	اکیلا ہی جیسا نہیں کیا دیکھتا
سامنے تو بیٹھا پہ بہار	مین کہتے ہی کہ میں جینا

آپ بہت چمن شاداب کے
منظر ہو رہے ہیں ایک نیرنگ فن
یکایک گئے ہو رنگ بہار
میل کی ... کسی ...
فاختہ رہتی ہے کو کو کی صدا
چمن بلبلے میں غنچہ جو کر
... واقف و بیا جا بجا
یک بیک آنکھ تیری اور ...
دیکھتا رہا ہوں کہ ... میں
جلوہ فرما ہے بڑے انداز سے
وہ کیا وہ ... بت مرد وزن
... بہار ... کا نہ ... گم
دیکھ کر ... حیرت سی ... کی
... گیا کہ ... کرنا
عشق کا وہ تیر سینہ میں لگا
ہم ادب سے جب آنکھ بچاکر
غلط اپنا سنگیاں بہت مجھے
جان ... دیکھ کر تب آنکھیں
اس پر ... جاکر ایک ادا سے
ان کے ... کار ... ہے تو
... تو ... آیا ہے
سنگ ... کہ جب جب آئیں
... ان ... گزر ... خلاف
... ... دلکی پری
سرکاری ... بیٹھے ہیں بہار
ہیں کہاں جانے والے سر سے
الغرض جب میں ... آیا ... نظر
نگہبان ... فردوس ... لئے آن
شب وہ در ... وہ گلزار تھا
وہ سر کی بات وہ عیش و طرب
آئی ... ہو ... کا قریب

نرم ... سے زمین کو ... سے
حسن ہو ... دختر ... ناز
... سبزہ کی ... کی قطار
... کہیں غنچہ ... کے مجرم تھے
اور بہار آئی ہے عالم ہرا
رنگ ... آرزو ... شام ... سحر
... خلد کا وہ باغ تھا
... دختر ... اور تماشا ... تھا
... غنچہ وہن ناز ... حسین
سیر کرتی ہے سراپا ... سے
... وہ ناز ... ہو رنگین
... بیٹھے ہیں ... اگر دم
... محبت سی ... کی
... ... گیسو ... اگر
... جان و دل ... کر دیا
... دیکھی نازنین
... کی ... بہت مجھے
... تازہ مست ... گئی
... حسن ... حسن
... کا ... ہے تو
... جیسے ... ہیں ... نام کے
اور ... بیچ ... مجھے گی
... ان بیٹھے ... خاب
نام ... ہیں شاعری
ہیں ... گیان
... ہیں شاعری ... کے
وہ ... پہلو میں اپنے لیلیٰ
... ... جی ... ان
... گیا ... میں ... سا
وہ ملاقی وہ مجالس ... طلب
... گیا ... نصیب

گرگیا ہوں ہو تباہ خیال و خواب سا
ہے جو ... مجھکو اچھا چل کر
ہو گئے شاعر ... قسمت ہے

دل ترپتا ... کیا احسن ...
خود بخود میں شاعری کو ...
... گر شاعری ... ہے

فکر و ... نہ ... احسن رہی
ابتدا ہم میں اور اپنی شاعری

ہضم کرلئے روپے انجمن کے
تمہیں شیخ جی آفرین آفرین ہے

نیچوں کے سر تاج بے لاج بھیا چچا جاوے ۔ چنے کھا کر جئے رہو ۔ انڈے کھا کر مستعد رہو ۔ آئیرش کھا کر پرجوش رہو ۔ یار تمہاری بھی بات گھوڑے کی لات ہے ۔ کام کی بھی بات میں فضولات مہملات بکتے رہتے ہو ۔ آج کل ایام گرمیں گرمی میں کیا استعمال کرتے شربت انار ۔ فالودے ۔ اولے ۔ برف کیا ... تو بیوت کی شہنائی بجانے چلے آتے ہو ۔ بس بی گرمی خام کی گرمی اور انڈے مرغی چوزے اُف اُف اُف کیجیے کہ منہ اسے زبان پر منہ کو آتا ہے ۔ سارے ورق کے وہ بلیسی ہے ۔ بے بسی ہے کہ دماغ گھن چکر ہو گیا ہے ۔ اُف اُف اُف ۔ ہاں مزہ خان ... ۔ ذرا کیجیے تینوں چکھیے تو بتا دیتا حضرت آپ ہی مزے باغ و گلشن میں ۔ اب دلیے تو یہ غذا آپکے لئے اس وجہ سے تجویز کر رکھی تھی کہ آپ چست رہیں گے ۔ تندرست رہیں گے ۔ کھا کھا کر تنا سر ان کے ... سرکار کے وانٹیر خوش باش کر دہ ... زاویہ بیٹھے رہیں گے ۔ سرکھلی بیٹھیں گی ... بول بلبل اور ... والے جا شادوں بجات بجات کی رٹ لگانے والوں کے خلاف ... با نظم تیز فہم جان نثار و فادار با وقار سرکار

کی جان ہے اگر ہاز پولیسمین لال گیا ۔ وہ رٹ کی طرح استعمال کرتے رہیں گے ۔ ابھی حساب ان سب کے بدلنے کی حقیقت تو یہ ہے کہ یہ کام آتے ہیں ۔ مصیبت میں کرنے والے پھر جہاں ... خیال ہے وہاں بیکار تو ہر شہر اب پر ہونا محال ہے ۔ اور ان جوین پر مقابلہ کرنا کمال ہے ۔ ایجاب ... تو اس کی گذری حالت میں ان باغیوں کے پیچھے تابل سمند پر سوار پنجابی صاحب بے دھڑک ڈنڈے چلانے کیلئے مستعد ہیں ۔ اچھا حضرت از پاجامہ بیرون نہ ہوجیے ۔ لیجئے سنو کلفٹر کے لیمونیڈ اور برف سے مزاج شریف ٹھنڈا کر لیجئے ۔ (بوتل کھولکر) کہٹ بلق بلق بلق (جیخ) فرر فرر فرر ۔ سبحان اللہ ماشاء اللہ چشم بد دور واللہ اب مزاج شریف جاکر ٹھیک ہوا ۔ خدا کرے تم جنت النعیم رہو ۔ دوزخ الحرام رہو ۔ دنیا میں بدنام رہو یا عزت تمام رہو ۔ نیچوں کی منڈلی میں امام رہو ۔ خود بدولت جھک جھک کر ۔ قبلہ آداب قبلہ تسلیم ۔ قبلہ کورنش مجرائے بیغیر ملاحظہ کو تو گر دم بنا کر یہ کس قابل ہے ۔ آپ حضرات کے دامن مبارک کی خاک ہے ۔ گستاخی جرأت ہے ۔ (جیخ) اچھا صاحب اب کچھ اور ہے کیجئے کیسے گذرتی ہے ۔ کچھ کہیں گے ہو یا فضول ... دو خرافات میں پڑے رہیں گے ۔ خود بدولت ۔ ہاں ہاں اس مطلب سے تو آپ ہی ہو بسم اللہ سے ۔ بمبئی انجانب تو جب سے اس ویڈ اینفیر میں وارد ہوئے گذر رکے تھوڑی ہے عمر شریف ۲۵ سال کی ہوگی مگر اس شہر کے کہیں اور جگہ جانا آنا تو گویا قسم ہے ہاں اخباری دنیا کی البتہ پوری سیر کرتے ہیں ۔

اخبار میں دیکھا ہوگا کہ فلان ملک میں اصلاح یا بہتری
مقصود ہی سے مطلب کرنے کے لئے ایک بڑی
فلان جگہہ فلان بعد ازان فلان دوبارہ
فلان ایک انجمن قائم ہوئی - فلان صاحب
بانی و فلان حضرت خزانچی مقرر ہوئے اور
جلسہ ہو نہایت معلوم ہوتا ہے - فلان نے استعفا
دیدیا اور فلان نے اپنی معاش وقف
کر ڈالی - اور پھر بعد چند روز یہ بھی سمجھا کہ کیا
[illegible] کار کنون نے استعفا دے پر غضب کر دیا
[illegible] انجمن صاحب نے استعفا پیش کیا - تو انکے
صاحب استعفے [illegible] سب لے گئے یعنی انجمن کا
دیوالیہ نکالا گیا [illegible] سمجھتے ہیں کہ یہ سب [illegible]
کی [illegible] ہے - پھر تو سب آپنے اپنی
راستی کی تصدیق کیونکر کیا کسی صاحب
نے وہان بھی تو دستبرد نہیں کیا - ہم میں
تو نہین ہوتا مگر ہمارے ایک دوست
[illegible] کا بیان یون کیا کہ جو
ایک صاحب [illegible] تو دو پہون [illegible]
[illegible] کہ ایک انجمن قائم
ہو [illegible]
بان پڑ جائے جائین - سائی و مساکین کی
[illegible] سب [illegible]
جیسے منایش کے لئے دس بارہ مہینے تک
جلسے بھی کرلئے - اور چندے بھی دونکے
بعد نااتفاقی کرکر سب انجمن کا تو [illegible]
انجمن خزانے کے کل روپے لیکر گم ہوگئے
اور انجمن کو ماتم [illegible] تعلیم کر ڈالا - دوسرے
روپے کے نتیجے نے نبٹا [illegible] - میں تیری بس
ڈکاری یا ودتا ہون [illegible] یقین کل
کرتا ہون کہ [illegible] ان میں بھی
مزد ہوجاتے مگر مزد کیون [illegible]

ہی سے تعلیمیافتہ حضرات مل کر اکثر اخبار کا
نام ظاہر کرتے ہیں - کیون صاحب آپ ایسو پر
ترجمہ کیون کہاتے ہیں اون کے نام کیا جیسا
کیون نہیں پیش کرتے -

ابی صاحب ایجاب ہے کرکے وقیقہ بھی اٹھا
رکھا ہے - آپ نے وہاں او نہیں کیا کچہ نہیں ہوتا
ہے مگر اون کے جو جو ہون تک نہیں پہنچی
انکا تو وہی مضمون ہے کہ سب پڑھ ہو جانے
پر بھی جاتے ہیں - اور سلیج جی ندا دے ملوائی
کی دوکان پر دادا کا فاتحہ - بہاہر اہلسنت تم
کیون انگشت نما ہوتے ہو - یہ بال جہو ڈ کیا
تمہین ہنوز نہیں معلوم کہ کس نقطہ سے دیکھے
جاتے ہو - بہتر ہے کہ تم اوس روپے کو
بطلاح چند اشخاص کسی کار خیر میں صرف
کرو - یا جو دوسری انجمن قائم ہوئی ہے
اوسکے سپرد کرو - یہ بات دائرہ شرافت
سے بعید ہے - ورنہ کل پھر تیسرا چہاپا ہوگا
دا قسمت خدمت قوم میں جان جائیگی تو کیا
کی نام اپنا شہید وطن تو پر [illegible]

لقلم دہی فدیاما سرگشت شبرانی

یاروں نٹاتے جیت
لپانکہ نہ لوٹے

ڈیر پنچ - علیک سلیک - مزاج مبارک - قدم
رنجہ فرمائے و تناول فرمایئے لینا نہ دینا
دو بھیا - آپ کے ہاتھوں سلام صد رحمت
بہت ملطف رسید - کیون خیر تو ہے - یہ گہبراہٹ
کیسی ہے - کیا کسی ڈاکٹر کی ضرورت ہے - ہاں
ولا قوة - ڈاکٹر کی عقل میں پڑیا کا گہولنا
آجکل کسی ڈاکٹر پر اعتبار نہیں - کیون کسی
کمپاونڈر کی جگہہ اسپرکی دوائی دیدی یا دو

کی جگہہ تاک مگر بیٹھی ہی ہی ہیں - اچہا پرکیسے
تو نہ شریف میں گرہ پڑ رہی ہے - اے حضرت فرمائیے
تو نالہ افغان کی گرہ پڑ رہی ہے - یہ کیسے - بیان کیجئے
ریہو سلیج کا ملاپن کے حیا آتی ہے کیا مطلب -
پنچ - اگر وہ تیری کیون ہو - اپنی گرہ کو جیسے وہ بتا
پھرا کہو سر پنچ تقرر کرکے بتانے پر آمادہ ہو
ہون - اچہا سنو - ایک کان ماطرین بھی
نہیں ورنہ اچہا امور ہی تو گئے ہیں - تو زبان ہو
جتا کہان کہان گئے ہیں - ایک ستر شہر اور
سید بزرگ - دوسرا مقصد کا شہر میر شہر کے
پاس - تیسرا کہان سے لاؤن - اچہا ایک
کان وقت ہو قت کے لئے گر لیا گرو
رکھ لیجئے - معلوم ہوتا ہے کہ جب خدا کی طرف سے
کان تقسیم ہوئے تھے تو آپ سب کے پیچھے کہڑے
رہ گئے تھے - جواب کے حصہ میں صرف دو ہی
کان آئے - غیر سنئے - دلی میں سے ملکیا تو
(ہاں کہ خر) صرف بنگلی بیٹے جبتر کم ہوگیا -
اگر کوئی جانور کم ہوتا تو کوئی اندر بند تھا
دیکھئے اوڑ گیا ہوا کسی بل میں گھس گیا یا بہرے
چیتا گہس گیا یا لالہ کوئی جیسے کا شکار ہوا
اپنا مبرات اگر بل میں گھستا تو پہرون کی
خبر نہ ہوتی اور اگر خدا بیٹھے جیتا تو مرغو
کے شکم میں سے نکالا جاتا - دیکہا جانور
اوسکی تلاش کردی گئی ہے وہ بیان نہیں ہے
پنچ - پہر آخر کم ہو گیا سبب - کیا واقعی مجھے
بتاؤن - میاں - ہاں ہاں ہاں - اچہا تو ٹیڑی
درزی کی قسم بچہ بچہ بالکل سچ - بتا تا ہون
ملک الموت کا تقاضا - اگر پرون کا دبل
بچہ ہوتی صدری میں نکال بہم ہوئے خوب ہیں
بہرے تھا ہاں - تو جس طرح چاہو کہہ دو ہمیں خیال
کم بخت نام کی - وہ نیب ہی خرم نہیں ہو سکتی -

دیر وسنی ختم کرنی پڑی۔ ناظرین! اگر گھوڑے
گھڑیال بھی واہ کیپٹن صاحب کی بے چینی تو
نہیں مل گئی تھی جو کیپٹن کی ناک سے کیپٹن کی
چول ملا دی۔ بس یہی ہے سو سب سے اصل مطلب
[illegible] اصل مطلب تو۔ ایک صاحب بہادر بیان
صفائی پر مستعد ہیں وہ اپنے تئیں ملا لکھو روپ
کا بادشاہ تصور کرتے ہیں۔ وہاں کے دل میں
مدت سے یہی خیال تھا کہ سیکڑوں ملا لکھو بخشی
بنا ہیں۔ بڑے تعجب کی بات ہے جو آنکھ
دیکھ کر بھی ہضم [illegible] کیا۔ ابھی حال کا ذکر
ہے کہ صاحب بہادر ناک پر غصہ دھرے بیٹھے
تھے پھر ایک ملا لکھو آیا۔ صاحب بہادر نے نہیں
معلوم کس بات پر دو چار صلواتیں سنائیں اور
لگے ایک ٹھوکر دی جس پر گرا تھا پر کتا ہوا
[illegible] گیا۔ دیا ہے جس روز ملا لکھو نے کیمپ
کی موت بھی عجیب تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے
مر جانے کے بیان آ گیا ہے۔ صاحب بہادر کی الزام
لگا نکو۔ (پیٹی) ملا لکھو مر گیا تو صبر کرو۔ انکار تو
ہی کیا۔ یوں ہی مر جاتے ہیں۔ یہ بتاؤ صاحب بہادر
کا کیا ہوا۔ ابھی حضرت ہوتا ہی کیا۔ ملا لکھو روپ
نے بہت زور مارا۔ [illegible] ملا لکھو [illegible] ملکہ صاحب
کی کوٹھی پر جا پہنچے اور اوپر سے پولیس میں
رپورٹ کی۔ نعش اسپتال میں لائی گئی
ڈاکٹر صاحب نے کہہ دیا کہ اسکو تپ [illegible] عارضہ تھا
مر گیا۔ ملا لکھو روپ نے کہا کہ جب تک صاحب بہادر
بلا نہ دیا جائے تب تک کام نہیں کریں گے۔
دکھاوٹ کے لئے چالاک [illegible] کا دل رکھنے
کے لئے کہہ دیا کہ تم کام کرو اسوقت صاحب بہادر
۱۰۰ روپے کی ضمانت پر چھوڑے جاتے ہیں
صاحب بہادر نے پہلا [illegible] ملا لکھو کے
گھر میں ۱۰۰ روپیہ دے دیا کہ چپ ہو جائیں تو

بھی ڈاکٹر صاحب کی نعش کو دیکھو اور پہلے
عارضہ کو دیکھو۔ اگر اسطرح کسی دیسی آدمی
کے ہاتھ سے کوئی انگریز مارا جاتا تو کم از کم
قید زیادہ سے زیادہ کالا پانی تو ضرور ہوتی
اب اسکا علاج کوئی کیا کرے کہ تعزیرات ہند
انہی لوگوں کے گھر کی ہے۔ ایسی دیسی قصہ
[illegible] کا معاملہ گپ چپ کر دیتے ہیں سے
ہر چند ملال کی بہت [illegible] ہے مگر مختصر
قلم سے بیان ہے۔

راقم۔ آپکا نامہ نگار [illegible] دروازہ دہلی۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

لندن ۳۰ جون:- [illegible] ذیل کا مجرم
مسٹر کیل جو ایک خون کرنے کے لئے زور دار الفاظ
استعمال کر رہا تھا آج صبح گرفتار کر لیا گیا پولیس کا
ایک بڑا گروہ اوسے کالے جیل کی جانب لیگیا۔
کل مقام [illegible] پر [illegible] اور [illegible] ڈبی
سوار [illegible] گولی چلائی گئیں۔ یہ حادثات [illegible]
[illegible] اکثر زخمی ہوئے اور بہت گرفتار کئے گئے
مقام [illegible] میں [illegible] ہوئیں [illegible] سپاہ
اور ۱۱ سو [illegible] زخمی ہوئے۔
۲ جون:- ملک معظم کا آہنپوش جہاز [illegible]
بندرگاہ وکٹوریہ میں [illegible] وارد ہوا ہے کہ
جاپانی شہزادہ فوشیما کو [illegible] لیجائے
مقام [illegible] میں شہزادہ موصوف کا [illegible]
جاپانیوں نے بڑے تپاک اور دلی جوش سے خیر مقدم
کیا۔

موجودہ شاہ ایران کے بھائی سالار الدولہ کو
یقین دلا دیا گیا ہے کہ اگر وہ اطاعت قبول کر لینگے
تو [illegible] کی جائیگی چنانچہ انہوں نے [illegible]
کی اطاعت قبول کر لی ہے۔

لفٹننٹ کا قافلہ [illegible] جون کو ایک غار میں
[illegible] کے ساتھ اور [illegible] تھے انکی لاش [illegible]
[illegible] کے ہاتھ لگی ہے۔

۱۵ جون:- قیصر جرمن کیل میں وارد ہوئے اور
جو جاپانی آہنپوش جہازات [illegible]
لنگر انداز ہیں انکا معائنہ کیا اور جاپانی بحری
افسروں سے ملاقات کی۔ کل افسروں [illegible]
جہاز [illegible] پر شاہ کے [illegible] کیا گیا
بعد ازاں قیصر جرمن نے جاپانی نائب امیر البحر
کو اپنا ایک خاص دستخطی فوٹو اور اعلیٰ تمغہ
عطا فرمایا۔

مقام [illegible] پر سخت سیلاب [illegible] آدمی
ہلاک ہو گئے۔

[illegible] نامی اسٹیمر چلی کے کنارے سے تھوڑی
دور پر ڈوب گیا ہے۔ اس سٹیمر پر ایک مسافر
اور ۱۰ ملاح اور عملہ [illegible] صرف ایک ملاح
ہی سلامتی سے جان بچا۔

[illegible] کی جو فرنچ پلٹن [illegible] ہو گئی تھی اسے
آج [illegible] کی جانب روانہ کرنے کو سٹیمر پر
سوار کرا دیا گیا۔

۲۰ جون:- پیکن سے پیرس تک موٹر کار
کی دوڑ کی شرط میں شہزادہ بورگیز سب سے
پہلے [illegible] میں آیا تھا۔

طفلس کے [illegible] اسکوائر میں یکے بعد
دیگرے [illegible] کے گولے اڑائے گئے اور وہ
وسط شہر میں جا کر گرے۔ مقام مذکور اس
وقت لوگوں سے بھرا ہوا تھا اکثر آدمی ہلاک
اور بہت سے زخمی ہوئے۔

ہوس آف کامنز میں صدر اعظم سر ہنری
کیمبل بینرمین نے ہوس آف [illegible] کے اختیارات [illegible]

۲۳ جون کی دوپہر کو ایگرہ منسٹر شملہ میں ایک سخت زلزلہ محسوس ہوا۔ بعد ازان ایک زلزلہ اور آیا۔

کشمیر میں ہیضہ کی شکایت بدستور ہے

گلگت کے مقام بازار میں برقی شرارہ کا تار ٹوٹ کر گرا جس سے تین آدمی زخمی ہوئے۔ ایک اسی وقت مرگیا۔

بنہ وڑوں کے خلاف مسلمانوں میں جوش اشتعال پیدا کرنے کے جرم میں جو لوگ گرفتار کئے گئے تھے بابو ہری کی دھتین شبار تین ہیم پہنچنے کے باعث رہا کر دئے گئے۔

کانپور میں ایک بندوق کے کارخانہ میں بارود پھٹ جانے کے باعث ۱۰۔۲ آدمی زخمی ہوئے۔ جن میں سے ۲ ہلاک ہوگئے۔

تحریر ہے کہ واقع سندھ کے رئیس میر فیض محمد خان نے اپنے لڑکے میر اور کی شادی کی خوشی میں پانچ قیدی رہا کرائے اور ... روپیہ خیرات کیا۔ میر احمد مرض دق میں مبتلا ہے۔

آرہ کے چار معزز اور متمول باشندوں سے تمام ضلع سے ایک ایک ہزار کی ضمانتیں لی گئی تھیں شاہ آباد کے ... دن میں ... گائے کی قربانی کے متعلق مخالفت کرنے پر مقرر کیا تھا۔

ایبٹ آباد واقع کے ... رئیس ... ایڈیٹر ... کو حسب ... نوٹس دیا گیا ہے۔

۲۸ جون کو کلکتہ کے ... اسکوائر میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں طلبہ بکثرت شریک تھے۔ ... حسین نے (دو ضمانت ...) کلکتہ پہنچنے پر ایک تقریر میں کہا کہ وہ مذہبی حفاظت کے لئے آمادہ ہے ...

آئرلینڈ کی ... جو بمبئی میں ... کے دوسرے ... بھی ... دراز کی رخصت پر واپس ... آرہی ہے۔

شملہ کے آس پاس ۱۱ بجکر ۲ منٹ پر شدید زلزلہ کا اثر پایا گیا۔ یہ زلزلہ قریب ۱۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہوا تھا۔

سنگرون میں ایک یورپین مشنری مسٹی پر اور ڈیرہ ... لوگوں نے سخت حملہ کیا اور یہ عدالت کے مسٹر پولارڈ ... اگر ان کا ایک ہمراہی مشنری نہ آجاتا تو جان کی خیر نہ تھی۔

تاجپور تانہ ریلوے پر ... اسٹیشن کے قریب گزشتہ ۲۶ جون کو ۲۶ ڈاؤن گڈز ٹرین کا ایک انجن اور ۸ ویگن پٹڑی سے اتر گئے تھے۔ خاطر میں کر حت ... پہنچی۔ کا زیادہ تر کا بھی نقصان ہوا۔

گریٹ ٹرنک کے میڈیکل سروس ... کو جنہوں نے اپنی سالی کا خون کیا تھا ڈپٹی ... کے صاحب مجسٹریٹ کی عدالت سے پھانسی کا حکم ہوا۔

کلکتہ کے ایک ... میں ایک ساہوکار کی دکان سے کارتوس چند بندوق اور ... برآمد ہوئے۔ ساہوکار پر بغیر اجازت ہتھیار رکھنے کا مقدمہ قائم کیا گیا۔ مقدمہ ... ہے۔

تاجپور کے میلہ کے متعلق جو مقدمہ تھا مجسٹریٹ کے اجلاس میں پیش تھا اس کی ... کو تعزیرات ہند کی دفعہ ... کے متعلق مجرم قرار دیکر ۲۰۰ روپیہ سے ایک ... روپیہ تک متفرق لوگوں کو سزائے جرمانہ کی گئی۔

کرمیلہ میں جو مقدمہ ... ہوا تھا اور ایک کانسٹبل جو معہ بندوق کے گرفتار کیا گیا

تھا اور سے سزائے موت کا حکم ملا۔ اور دو کا ... نہ ملا۔ جن کے مکان سے نزدیک یہ خونی واردات ہوئی تھی اور منگل سنگھ انسپکٹر کو اعانت جرم کی پاداش میں کالے پانی بھیجا گیا۔

بمبئی :۔ مسماۃ ... ایک مسلمان بیوہ جو ... فاضی سعید اسٹریٹ میں سے جا رہی تھی اس وقت ایک مکان ڈھ گرایا جا رہا تھا۔ ایک بڑا پتھر اوس پر آگرا۔ وہیں ہلاک ہوگئی۔

دو لڑکے سیلز روڈ کے ایک پارسی کلب کے احاطہ کے کنوئیں میں نہانے کے لئے اترے۔ اون میں کا ایک جان نامی ایک زد جا ڈوب گیا کنوئیں میں صرف ۱۵ فٹ پانی تھا مگر لاش نہ مل سکی۔

۲۸ جون کی صبح کو ... ... روڈ پر بھی ... ... کے قریب ... ٹرام نمبر ۲ کر ایک وکٹوریہ گاڑی سے ٹکرائی وکٹوریہ میں تین یورپین سوار تھے دو تو بال بال بچ گئے تیسرا گر پڑا۔ اور سخت چوٹ لگی بیہوش گیا پانی چھڑکنے پر ہوش آیا۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

پریل روڈ کی ایک زیر تعمیر عمارت کی چھت پر سے ... نامی معمار کام کرتا ہوا گر پڑا۔ سخت صدمہ پہنچا۔ زیر علاج ہے۔

گذشتہ ... نامی ایک ۱۴ سالہ ... جوان اپنے مکان کے پچھواڑے کنوئیں میں نہانے کے لئے اترا۔ ... میں اسکے پیر اوپر ہوگئے۔ اور وہ پانی کی تہ میں جانے لگا۔ بڑی کوشش کے بعد اسے باہر نکالا تو بیہوش تھا اسی حالت میں وہ کچھ دیر تک پڑا رہا اور مرگیا۔

بابولس آنریبل مسٹر جسٹس ... میں ابراہیم ... نامی ایک مسلمان جو پیشتر ... مرتبہ سزایاب

ہوچکا تھا سٹرڈ بنی ڈیرہ کے دو فی جزائیکے جرم میں ۸ سال قید سخت کا سزایاب ہوا ہے۔

۵ ... جون کی شب کو ریل کی ایک مل میں نصف لیکے وقت ایک آتشزدگی واقع ہوئی۔ فائر فرو کرنے والے انجن روانہ کئی گئے۔ مگر ان کے پہنچنے تک مل کے اکثر حصے آگ کی نذر ہو گئی۔ آگ لگنے کا اصل سبب معلوم نہیں ہوا۔ ... ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ مال بیمہ شدہ ہے۔

• ... نامی ایک ہندو دکاندار نے ایک اور ہندو دکاندار گنگا رام کے چہرہ میں ایک چھرا ... مارا جس کے صدمہ سے وہ مر گیا۔ ملزم فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ ڈاکٹر نے قتل کا بیان کیا ... مسٹر ... نے ... ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کیا۔ یا ایک ماہ قید سخت۔

• ... جون کو مسماۃ ... نامی ایک ہندو عورت سیڑھی سے پڑی ... کرتے وقت ایک گاڑی کی زد میں آگئی۔ علاج کیلئے اسپتال پہنچنے کے بعد جانبر نہ ہو سکی۔

• سردار پالیس (...) میں ... آتشزدگی ہوئی۔ آگ ایک ... کے ... سے لگی تھی۔ فوراً فرو کر دی گئی۔

• ... جون کو ایک ٹرام کی ... ٹوٹ گئی اس وجہ سے وہ دوسری ٹرام کا ... کو ... پہنچا۔

• ... جون کو ایک ... سے ایک بڑھا سخت ... زخمی ہوا۔ ... کا باورچی ... پر ایک ... سے ... گئی تھی۔

اس ہفتہ طاعون کی ... اموات ... ہوئیں۔

بارش اس ہفتہ ... انچ ہوئی۔

ایک ... میں ایک مکان آتشزدگی کی نذر ہو گیا جس سے کئی ہزار فرانک کا نقصان ہوا۔ ... پاشا جو اعلیٰحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کے بڑے وفادار ... تھے انتقال کر گئے ... آپ نے انتقال فرمایا۔ جس سے ترکوں کو سخت رنج ہے۔

اشتہار واجب الاظہار

ملک بنگال میں خلیفۂ خاندان قادریہ مولانا ... صاحب اور مخالفین خاندان قادریہ کے ساتھ مقابلہ و مناظرہ ہوا تھا اسلئے حضرت سید ابراہیم ابن سید پیر مصطفٰے صاحب سابق سجادہ نشین بغداد شریف اولاد حضرت محبوب سبحانی نے مخالفین کے جواب تردید میں ایک رسالہ تصنیف فرمایا جسکا نام صمصام ... رکھا ہے تاکہ مخالفین کو آئندہ مقابلہ کی جرأت نہ ہو اور جمیع اہل اسلام پر حق و باطل ظاہر ہو جائے۔ اس کتاب کے ... کتب معتبرہ سے منتخب کیا گیا ہے تاکہ اہل سنت والجماعت کو یہ نادر تحفہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے۔ اس رسالہ کا مہتمم بندہ سید محمد طاہر مدنی مہاجر مدینہ منورہ و اولاد ... حضرت غوث ... محبوب سبحانی سے ہیں۔ رسالہ کا ہدیہ صرف چار آنہ ... ۲۳ ... جمادی الاول روز جمعہ ... سے چار بجے تک جامع مسجد ... سے ... مل سکتی ہے اور باقی ایام میں ... کی مسجد میں مؤذن عبدالمجید کی معرفت ملیگی۔ بیرونجات میں بذریعہ وی۔ پی بھیجی جائیگی۔

اعلیٰحضرت سلطان المعظم کی صحت مبارک آجکل بنہایت عمدہ حالت میں ہے

... ہزار ...

... ریلوے کا ... وہاں ... ہو گیا اب مدینہ شریف کی طرف صرف چند میل کا فاصلہ ہے۔

دمشق میں برقی ٹرام نے حیرت انگیز ترقی حاصل کی ہے۔

مصر میں ایک فاضل ابراہیم بک ... نے دولت علیہ عثمانیہ کی تاریخ نہایت تحقیقات سے لکھی ہے۔

... میں کثرت بارش سے سڑک کی ... ہو گئی۔ چند مکانوں کو بھی نقصان پہنچا۔

مدینہ منورہ سے ہمارے ایک خبر ... لکھتے ہیں کہ حجاز ریلوے کا اسٹیشن آئندہ ماہ میں بننا شروع ہو جائیگا۔ یہاں بارش بھی خوب ہو رہی ہے۔

... میں گزشتہ ماہ کے آخر ہفتہ میں دوبارہ سخت طوفان آیا جس باعث ... کی موجیں زور شور کی تھیں۔

حلب (شام) کے ایک ... نے ... سے ... ۲۰۰ پونڈ ...

جدہ اور طائف موسمی بیماریوں سے پاک ہیں۔

اعلیٰحضرت نے آخر ہفتہ ربیع الثانی میں چند سفرائے یورپ کو شرف ملاقات بخشا۔

آستانۂ علیہ کے قریب میں چند ساہوکار ... ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ ڈاکو گرفتار کر لیے گئے۔

... امسال انگلستان تشریف لیجائیں گے۔ استنبول اور قرب و جوار کی سیر کر کے ... میں ... سے لطف اوٹھائیں۔

... (مصر) میں ایک ... سڑک ... ہوا ... ایک ... نے بند ... چلائی ...

... ۳ ... ۲ ... نے ... لے ... لیا۔

کیا طاعون لاعلاج مرض ہے؟

خداوند تعالےٰ

[illegible]

آگاہی کے لئے

[illegible]

چنانچہ اس عاجز نے

[illegible]

الحمد للہ بفضل ...

[illegible]

علاج ہی یقیناً علاج ہے

[illegible]

اسباب ...

[illegible]

وبائی بیماریوں میں

[illegible]

اسی لئے جب تک

[illegible]

ہمارے دیسی بھائیوں

[illegible]

خوب یاد رکھنا چاہئے

[illegible]

ہدایات

[illegible]

اگر مرض شدید ہے

[illegible]

علاج حفظ ما تقدم

[illegible]

خبردار! ہوشیار!!

[illegible]

کیا وجہ ہے

[illegible]

اکثر مذاہب

[illegible]

... ہی ... ہے

[illegible]

اکسیر شفا ہے اور بس!

[illegible]